کے لئے سارا وجود منہ ہاتھ کے سوا پشت پاؤں تک ڈھانکنا ضروری ہے۔ نیز اگر کپڑا زیادہ ہو تو مرد کے لئے کندھے بھی ڈھانکنا ضروری ہے سر ڈھانکنا ضروری نہیں۔ نماز میں اس طرح بکل مارنا منع ہے کہ ہاتھ باہر نکالنے مشکل ہوں۔ اس طرح کی بکل مارنے کو اشتمال صماء کہتے ہیں۔

پاجامہ کے پائنچے چڑھانا۔ آستین چڑھانا۔ کرتہ کا دامن اکٹھا کر کے تہ بند کی ڈب میں دینا یا پاجامہ کے نیفے میں دینا۔ تہ بند کے نیچے لنگوٹی باندھنا۔ عورت کا اپنے جوڑا کو اکٹھا کر کے باندھنا اس قسم کی سب صورتیں منع ہیں۔ اس طرح کپڑے کا لٹکانا بھی منع ہے یعنی کندھوں یا سر پر کپڑا ڈال کر اس کو دو طرف لٹکا ہوا چھوڑ دینا منع ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مساجد کا بیان

قبلہ کی طرف پاؤں کرنا

سوال ۔ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے یا چارپائی کی پائین کرنے کی ممانعت میں کوئی حدیث وارد ہے یا اگر کوئی شخص عمداً قبلہ کی طرف پاؤں کرے تو کیا وہ از روئے شریعت مجرم ہے۔ ؟

جواب ۔ قبلہ کی طرف پاؤں کرنے کی ممانعت میں صریح حدیث نہیں آئی۔ اس میں تشدد نہ چاہیے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی

بقیہ حاشیہ صفحہ۔ طرف رکھنے سے صراحۃً ممانعت آئی ہے معجم صغیر طبرانی صفحہ ۱۹۵ میں ہے عن عبدالرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُکُمْ نَعْلَیْهِ فِی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَجْعَلْهُمَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَیَأْتَمَّ بِهِمَا وَلَا مِنْ خَلْفِهِ فَیَأْتَمَّ بِهِمَا اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَلٰکِنْ یَجْعَلْهُمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تمہارا نماز میں جوتا اتارے تو آگے نہ رکھے تاکہ جوتا کی اقتداء لازم نہ آئے اور نہ پیچھے رکھے تاکہ پچھلا بھائی جوتا کی اقتداء نہ کرے اور چاہیئے کہ دونوں پاؤں کے درمیان رکھے۔

مسجد میں اپنی بیوی کا بوسہ یا معانقہ

سوال ۔ مسجد میں اپنی منکوحہ کا بوسہ یا اس سے معانقہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۔ صریح نص اس بارہ میں کوئی نہیں البتہ مسجد کے ادب کے خلاف ہے اور آیت کریمہ ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد ۔ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ ان کاموں سے پرہیز چاہیئے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

گوردوارہ کو مسجد میں تبدیل کرنا

سوال :۔ ہم ۱۹۴۷ء سے چک ۸ ای بی ڈاکخانہ قبولہ تحصیل پاکپتن ضلع منٹگمری میں آباد ہیں یہاں پر سکھوں کا گوردوارہ ہے جس کو ہم نے نماز کے لئے استعمال کیا اب ایک شخص نے مسجد کی تعمیر کے لئے زمین دی ہے اور وہاں جمعہ جماعت باقاعدگی سے شروع ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ گوردوارہ کو ہی مسجد رہنے دیا جائے نئی مسجد تعمیر نہ کی جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ نئی مسجد تعمیر کرنا چاہیئے یا نہیں۔ نئی مسجد میں ثواب زیادہ ہے یا گوردوارہ کی مسجد میں؟

سائل محمد حسین۔

جواب :۔ گوردوارہ اگر سمت کعبہ میں ہے اور اس کی صورت مسجد کی شکل میں ڈھالی جا سکتی ہے تو وہ مسجد بن سکتا ہے۔ نئی مسجد کی تعمیر پر جو رقم خرچ ہوگی اور جو زمین زمیندار نے وقف کر دی ہے۔ وہ سب کو ملا کر مسجد کی آمدن کا ذریعہ بنا لیا جائے۔ سلسلہ حفظ القرآن وغیرہ جاری کر دیا جائے اس میں دونوں کام ہو جائیں گے۔ مسجد بھی اور دینی خدمت بھی اور اگر گوردوارہ مسجد کے نام وقف ہو جائے تو پھر نئی مسجد کی تعمیر بہتر ہے۔ اور اگر گوردوارہ وقف نہ ہو سکے تو پہلی صورت پر ہی عمل کیا جائے۔

۹ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۔ ۱۰ اگست ۱۹۶۳ء

عبداللہ امرتسری روپڑی جامعہ قدس اہلحدیث رام گلی نمبر ۵ لاہور

نمازی کے سامنے کسی کتبہ یا تصویر کا ہونا

سوال:۔ از روئے فقہ حنفی مسجد میں کتبے وغیرہ سامنے دیوار پر آویزاں کرنے جائز ہیں یا نہیں جبکہ وہ مخل ہوں اور کسی قبر یا مزار کی تصویر لٹکانا شرعاً کیسا ہے؟

جواب:۔ فقہ میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی شخص بیٹھا ہو اس کا منہ نمازی کی طرف نہیں ہونا چاہیے کیونکہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے پس یہی اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی کے سامنے کوئی تصویر یا کوئی ایسی شے نہیں ہونی چاہیے جو نماز میں خلل کا باعث ہو۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

بیت اللہ کی چھت کی طرف دیکھنا

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر چھت کی طرف دیکھنا سخت منع ہے عمرو کہتا ہے کہ جائز ہے کیونکہ منع کی کوئی دلیل نہیں۔ ان دونوں میں سے حق پر کون ہے۔؟

جواب:۔ چھت کی طرف دیکھنے کی ممانعت میں میری نظر میں کوئی روایت نہیں گزری۔ ہاں یہ روایت آئی ہے کہ بیت اللہ کی طرف دیکھنے والے کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ اس میں چھت بھی آجاتی ہے کیونکہ بیت اللہ یک لخت تو سارا دکھائی نہیں دیتا اکثر اس کے کسی حصہ کو دیکھے گا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ ۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء

کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ حصہ سایہ میں

سوال۔ کیا ایسی صورت میں نماز پڑھی جا سکتی ہے کہ بدن کا بعض حصہ دھوپ میں ہو اور بعض حصہ سایہ میں۔ زید نے ابوداؤد کی حدیث کے پیش نظر جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی انسان سایہ میں ہو اور بعد کو وہ سایہ اس سے چلا جائے یعنی اس کے بدن کے کچھ حصہ پر دھوپ ہو اور کچھ حصہ پر سایہ ہو تو وہاں سے اٹھ جائے۔

دوسری روایت شرح السنۃ میں ہے کہ جب کوئی آدمی سایہ میں ہو اور وہ سایہ اس سے چلا جائے تو وہ وہاں سے اٹھ کھڑا ہو کیونکہ یہ شیطان کی مجلس ہے۔ حدیث کے اصل الفاظ مشکوٰۃ باب الجلوس والنوم والمشی میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس حدیث کی بنا پر جواب دیا کہ جب دوسری جگہ نماز پڑھنے کی موجود ہے تو خواہ مخواہ ایک ناجائز شکل کو اختیار نہ کرنا چاہیے ایسی شکل سے بچنا چاہیئے۔ سارا بدن سایہ میں ہو یا سارے بدن پر دھوپ ہو۔

جواب :۔ زید کا جواب بالکل صحیح ہے جب حدیث آجائے تو پھر مسلمان کا کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ، رجب ۱۳۷۶ھ ۳ جنوری ۱۹۵۷ء

جان کے خطرہ کے وقت گھر میں نماز پڑھنا

سوال :۔ کسی شخص نے تنگ آکر مسجد میں زمیندار پر حملہ کر دیا۔ اس وجہ سے اب وہ مسجد میں نہیں آتا۔ گھر ہی میں جمعہ وغیرہ کی نماز پڑھ لیتا ہے۔ اس کے لئے زمین پر قبضہ کرنا اور خراج لینا حلال یا حرام ہے اور گھر میں جمعہ اور دیگر نمازیں پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟

جواب :۔ نمازوں کا گھر میں پڑھنا کسی صورت جائز نہیں ۔ خاص کر جمعہ تو اکیلے ہو ہی نہیں سکتا پس دو صورتوں سے ایک صورت ضرور کرے یا نماز با جماعت شرعی حکم کے مطابق پڑھے یا اس جگہ سے ہجرت کرے ۔ کیونکہ جہاں احکامِ الٰہی شرعی حکم کے مطابق نہ ادا ہو سکیں اس جگہ سے ہجرت فرض ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا

یعنی جب فرشتوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والوں کی جانیں قبض کیں تو کہا تم کس دین میں تھے جو انہوں نے کہا ہم کمزوری کی وجہ سے دین کا اظہار نہ کر سکے ۔ فرشتوں نے کہا کیا خدا کی زمین فراخ نہ تھی ۔ اس میں ہجرت کرتے ۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۲ء

مسجد میں گتکا یا نیزہ بازی کھیلنا

سوال :۔ حدیث میں ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجرے کے دروازہ پر کھڑے ہوئے دیکھا اور حبشی برچھیوں سے کھیل رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے میرے لئے پردہ کر رہے تھے کہ میں ان کے کھیل کو دیکھوں پیغمبر کے مونڈھوں اور کانوں

کے درمیان سے میری خاطر یہاں تک کھڑے رہے کہ میں خود ہی واپس ہو گئی۔

اس حدیث کا ذکر کر کے ایک شخص کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج مطہرات کی جس قدر ہتک اور اہانت ان محدثین نے کی ہے شاید کوئی دشمنی کے پیرایہ میں بھی نہ کرتا کہ عائشہ رضی تماشوں کی حریص اور مشتاق تھیں۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نبی ایسے بےغیرت ہو سکتے ہیں کہ اپنی بیویوں کو تماشے دکھاتے پھریں جن میں غیر محرم مرد کھیلتے کودتے ہوں۔ یہ حدیث کسی یہودی یا عیسائی کی من گھڑت ہے۔ اس اعتراض کا جواب دیں۔

محمد اکرم خاں ناظر سٹرک ترکمان محلہ بندہ گراں

دہلی

جواب ۔ حبشیوں کی نیزہ بازی درحقیقت جنگ کی مشق تھی۔ اس لئے یہ عبادت میں داخل ہے اور اس کا دیکھنا جائز ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسجد میں اس کی اجازت ہو گئی اور غیر محرم کی طرف نظر اُس وقت منع ہے جب غیر محرم کو دیکھنے کا مقصد ہو۔ اگر دیکھنا کسی اَور شی کا مقصود ہو اور بالتبع کسی پر نظر پڑ جائے۔ اور وہ نظر ایک معین پر نہ ٹھہرے تو یہ نظر حرام نہیں ورنہ عورت کو رستہ پر چلنا بھی حرام ہو گا کیونکہ جب راستہ دیکھے گی تو خواہ مخواہ آنے جانے والوں پر نظر پڑے گی۔ اسی طرح عورتیں مسجدوں میں آتی ہیں تو مردوں پر نظر پڑتی ہے۔ اسی طرح وعظ کی مجلسوں میں ہوتا ہے۔ سو اس طرح کی نظر مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔ کیونکہ مقصود نیزہ بازی کا دیکھنا تھا۔ بالتبع نظر مردوں پر پڑتی تھی جو باعث فتنہ نہیں ہے۔ ممکن ہے اُس وقت پردہ کا حکم نازل نہ ہوا ہو۔ اور حضرت عائشہ کے آگے سترین کر کھڑے ہونا احتیاط کے لئے ہو۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ

تحیۃ المسجد

سوال :۔ تحیۃ المسجد پڑھنا واجب ہے یا سنت۔ بعض لوگ بوجہ تنگی وقت کے فرض نماز کھڑے ہونے تک کھڑے رہتے ہیں اور بیٹھتے نہیں اور کہتے ہیں کہ بغیر پڑھے تحیۃ المسجد کے مسجد میں بانتظار صلوٰۃ بیٹھنا درست نہیں یہ کہنا ان کا صحیح ہے یا غلط؟

سائل ابو محمد عبد الجبار خطیب مسجد اہلحدیث رنگون (برما)

جواب :۔ تحیۃ المسجد نہ واجب ہے نہ سنت مؤکدہ ہے بلکہ مستحب ہے۔ مسلم جلد اول ص۲۴۸ میں

حدیث ہے۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ قَالَ جَلَسْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَیْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ۔

بخاری جلد اوّل ص۶۳ میں قتادہؓ سے اس طرح مروی ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ۔ یعنی حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے میں بھی بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنے سے کس نے روکا ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو دیکھا اور لوگوں کو بھی بیٹھے دیکھا، تو میں بھی بیٹھ گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو تو پہلے دو رکعت نماز پڑھے اور پھر بیٹھے اور بخاری میں ہے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھے۔

ان ہر دو احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ تحیۃ المسجد واجب ہے مگر دوسری احادیث پر نظر کرنے سے اس کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ استحباب کی دلیل ملاحظہ ہو۔

دلیل اوّل

حضرت قتادہ کی حدیث پر امام نوویؒ مسلم ص۲۴۷ میں تحیۃ المسجد کے استحباب پر باب باندھا ہے۔

بخاری جلد ثانی ص۶۳۶ میں کعبؓ بن مالک کی لمبی حدیث میں ہے کہ جب میری توبہ قبول ہوئی تو میں مسجد میں داخل ہوا۔ دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں، اور لوگ بھی آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں، میں نے آپ کو السلام علیکم کہا۔ آپ خاموش تھے اور آپ کا چہرہ مبارک چمکتا تھا۔ اور آپ نے مجھ کو میری توبہ قبول ہونے پر مبارکباد اور خوشخبری دی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحیۃ المسجد ضروری نہیں۔ اگر ضروری ہوتے تو کعب بن مالکؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھنے کے لئے ضرور کہتے اور سکوت نہ فرماتے۔ چنانچہ اس حدیث کے پیش نظر امام نووی نے مسلم میں تحیۃ المسجد کے استحباب پر باب باندھا ہے جیسا کہ ابن بطالؒ نے کہا ہے کہ ائمہ الفتویٰ نے اس باب پر اتفاق کیا ہے کہ صیغہ امر فلیرکع رکعتین استحباب پر محمول ہے اس لئے کہ جلیل القدر صحابی مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے اور نماز نہ پڑھتے۔

اِن دلائل سے ثابت ہوگیا کہ تحیۃ المسجد مستحب ہے۔ جماعت سے پہلے اگر وقت فارغ ہے تو مرضی پر ہے پڑھے یا نہ۔ اگر وقت تنگ ہے تو بدرجہ اولیٰ بیٹھ سکتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔

نوٹ:۔ خطبہ جمعہ میں کوئی شخص آئے تو وہ ضرور دو رکعت پڑھے چنانچہ مسلم میں اس کی تصریح ہے ان کی بابت یہ ذکر نہیں آیا کہ وہ مسجد کا حق (تحیۃ المسجد) ہیں یا کچھ اور ہیں، اس لئے جس طرح آیا ہے عمل کرنا چاہیے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی۔

بارش اور سردی میں مسجد کی بجائے گھر میں نماز پڑھنا

سوال:۔ بخاری "بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْمَطَرِ وَالْعِلَّةِ اَنْ یُّصَلِّیَ فِیْ رَحْلِہٖ" میں ہے عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَیْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِیْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ یَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ۔ یعنی نافعؒ سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ نے سردی اور ہوا کی رات میں اذان دی اور اذان میں الاصلوا فی الرحال کہا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سردی اور بارش کی رات میں مؤذن کو الا صلوا فی الرحال کہنے کا حکم دیتے۔

اس حدیث پر عمل کرنا خاص ہے یا عام یعنی اس حدیث پر عمل کرنا امرتسر میں جائز ہے جب علت مذکورہ پائی جائے یا نہیں۔

جواب:۔ الاصلوا فی الرحال یا الاصلوا فی بیوتکم بارش یا سخت سردی یا سخت ہوا کے وقت کہنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہے۔ ہر شہر میں ہر محلہ میں ہر دیہہ میں کہا جا سکتا ہے۔ امرتسر کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ہاں امرتسر میں اگر کوئی شخص منع کرے تو پھر واجب ہے کہ اس کو کہا جائے۔ یہ حدیث تمام

کتب صحاح میں موجود ہے۔

یوسف ابراہیمی مدرس دارالعلوم امرتسر (بتائید محدث روپڑی)

صدقہ فطر سے مسجد کی تعمیر

سوال :۔ کیا مسجد کی تعمیر پر صدقہ فطر صرف ہوسکتا ہے۔ اور غسل خانہ اور وضو کی جگہ تعمیر ہوسکتی ہے؟

نواب دین ولد احمد دین ساکن لدھے والا، کال ضلع شیخوپورہ

جواب :۔ صدقہ غرباء اور مساکین کا حق ہے۔ اور وقف سے امیر غریب سب فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے صدقہ فطر مسجد اور اس کے غسل خانوں یا وضو والی سبیل پر خرچ نہیں ہوسکتا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۴ شوال ۱۳۸۳ھ ۲۹ فروری ۱۹۶۴ء

میدان میں جمعہ پڑھنا

سوال :۔ عید کی نماز تاخیر سے پڑھی گئی، عیدگاہ ہی میں جمعہ کا وقت ہوگیا۔ اگر جامع مسجد پہنچ کر جمعہ پڑھیں تو وقت نہیں رہے گا۔ کیا عیدگاہ میں جمعہ پڑھ سکتے ہیں۔؟

جواب :۔ حدیث میں ہے۔ جعلت لی الارض کلھا مسجدا الحدیث۔

اس حدیث کا یہی مطلب ہے کہ جہاں وقت ہوجائے نماز پڑھ لی جائے۔ مسجد میں پہنچنے کی خاطر قضا نہ کی جائے۔ نہ اول وقت ضائع کیا جائے جس میں خدا کی رضا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ

گم شدہ اشیا کا مسجد میں اعلان

سوال :۔ ایک مسجد ہے، اس میں شہر اور مضافات کی گم شدہ اشیاء کا اعلان کرکے آٹھ آنے وصول کئے جاتے ہیں جو مسجد میں خرچ ہوتے ہیں اس اعلان میں جانوروں۔ گدھوں، مرغوں، کبوتروں، زیورات پارچات تک کا نام لیا جاتا ہے، ایک گروہ کا خیال ہے کہ ایسے اعلان جائز نہیں، اس مسئلہ کا فیصلہ قرآن و حدیث کی روشنی میں صادر فرمائیں۔ محمد یعقوب قلعہ دیدار سنگھ ۱۰ جولائی ۱۹۵۹ء

جواب:۔ حدیث میں مسجد کے اندر انشاد ضالہ (گم شدہ جاندار شے کا اعلان) منع آیا ہے۔ اس بنا پر مسجد میں یہ اعلان جائز نہیں۔ مسجد سے باہر اجازت ہے۔ غیر جاندار کا اعلان مسجد میں منع نہیں لیکن بطور اُجرت جائز نہیں کیونکہ یہ بیع کی قسم ہے اور بیع مسجد میں منع ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی حال لاہور ماڈل ٹاؤن سی بلاک کوٹھی نمبر ۱۱۹

مرقومہ ۵ محرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء

حقہ سگرٹ پی کر مسجد میں جانا

سوال:۔ حقہ سگرٹ پی کر مسجد میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ میرے خیال میں حقہ یا سگرٹ پی کر مسجد میں جانا منع ہے کیونکہ منہ سے بدبو آتی ہے فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ چنانچہ پیاز کے متعلق حدیث میں منع آیا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ماڈل ٹاؤن کوٹھی نمبر ۱۱۹ سی بلاک لاہور

۲۸ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء

کتاب الصلوٰة

تارک نماز کافر ہے یا نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین دربارہ اقوال مندرجہ ذیل۔

قول بکر۔ جو شخص مسلمان کہلانے والا بے نماز ہو اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھنی چاہیئے۔ ترغیب وترہیب میں ہے۔ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا طُهُوْرَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا صَلٰوةَ لَهٗ اِنَّمَا مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الدِّيْنِ كَمَوْضِعِ الرَّاْسِ مِنَ الْجَسَدِ۔ یعنی جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں۔ اور جس کی نماز نہیں اس کا دین نہیں۔ نماز دین میں ایسی ہے جیسے جسم میں سر ہے۔ نیز فرمایا مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ (مشکوٰة) یعنی جس نے دانستہ نماز چھوڑی